Digitized by Khilafat Library Rabwah

فون ۲۹

بِسۡمِ اللّٰہِ الرَّحۡمٰنِ الرَّحِیۡمِ

اِنَّ الۡفَضۡلَ بِیَدِ اللّٰہِ یُؤۡتِیۡہِ مَنۡ یَّشَآءُ ۔ عَسٰۤی اَنۡ یَّبۡعَثَکَ رَبُّکَ مَقَامًا مَّحۡمُوۡدًا

رجسٹرڈ ایل نمبر ۵۲۵۴

روزنامہ الفضل ربوہ

یوم پیر

ایڈیٹر مسعود احمد دہلوی

The Daily ALFAZL RABWAH

قیمت فی پرچہ ۳۰ پیسے

جلد ۶۵/۳۰	۴ جمادی الاول ۱۳۹۶ھ ۲۴ ہجرت ۱۳۵۵ ہش ۲۴ مئی ۱۹۷۶ء	نمبر ۱۱۷

اخبارِ احمدیہ

ربوہ ۲۴ ہجرت۔ سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الثالث ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کی صحت کے متعلق محترم ڈاکٹر صاحبزادہ مرزا منور احمد صاحب کی مرسلہ آج صبح کی اطلاع مظہر ہے کہ :۔

کچھ پیچش کی تکلیف ہے

احباب التزام کے ساتھ دعائیں جاری رکھیں کہ اللہ تعالیٰ حضور کو صحتِ کاملہ کے ساتھ لمبی عمر عطا فرمائے اور ہمیشہ اپنی حفاظتِ خاص میں رکھے اور اپنی تائید و نصرت سے نوازتا رہے۔ آمین

حضرت سیدہ نواب مبارکہ بیگم صاحبہ مدظلہا العالی کی صحت کے بارہ میں محترم ڈاکٹر صاحبزادہ مرزا منور احمد صاحب مطلع فرماتے ہیں کہ :۔

اعصابی بے چینی اور ضعف کی تکلیف رہی

احبابِ جماعت خاص توجہ اور نہایت درد و الحاح کے ساتھ دعائیں جاری رکھیں کہ اللہ تعالیٰ حضرت سیدہ ممدوحہ مدظلہا کو اپنے فضل سے کامل شفا عطا فرمائے اور آپ کے نہایت درجہ مبارک اور قیمتی وجود کو تادیر سلامت رکھے۔ آمین

مکرم مولوی محمد صدیق صاحب امرتسری کے والد ماجد محترم میاں نور محمد صاحب جو کہ صحابہ حضرت مسیح موعود علیہ السلام میں سے ہیں فالج کا شدید حملہ ہوا ہے اور بیہوشی طاری ہے۔

احباب دعا فرمائیں کہ اللہ تعالیٰ آپ کو کامل شفا عطا فرمائے۔ آمین

جماعتِ احمدیہ لاہور کا جلسہ یوم خلافت

جماعت احمدیہ لاہور کے زیر اہتمام ۳۰ مئی ۱۹۷۶ء بروز اتوار بوقت صبح نو بجے مسجد احمدیہ دار الذکر علامہ اقبال روڈ میں جلسہ یوم خلافت منعقد ہوگا۔ احباب جماعت لاہور و مضافاتِ لاہور سے التماس ہے کہ وہ کثرت سے اس عظیم الشان جلسہ میں شامل ہو کر مستفید ہوں۔ محترم مولانا ابو العطاء صاحب، مولانا غلام باری صاحب سیف، مولانا دوست محمد صاحب شاہد اور دوسرے علماء کرام خطاب فرمائیں گے۔ انشاء اللہ۔

(سیکرٹری اصلاح و ارشاد جماعتِ احمدیہ لاہور)

ضروری اطلاع

احباب کی اطلاع کے لئے اعلان کیا جاتا ہے کہ ۳۰ مئی کے بعد تا اطلاع ثانی حضور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز سے ملاقات نہیں ہو گی۔ اس عرصہ میں صرف ۳۰/۵/۷۶ بروز اتوار ملاقات ہو گی۔ دیگر ایام میں ملاقات نہیں ہو سکے گی۔

(پرائیویٹ سیکرٹری)

ارشاداتِ عالیہ حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام

اللہ تعالیٰ کے بندوں کی علامات میں سے ایک یہ ہے کہ وہ دنیا سے طبعی نفرت کرتے ہیں

جو شخص چاہتا ہے کہ اللہ تعالیٰ اس سے خوش ہو جاوے اُسے چاہیئے کہ وہ یہ راہ اختیار کرے

"انسان جب اللہ تعالیٰ کا ہو جاتا ہے اور ساری راحت اور لذت اللہ تعالیٰ ہی کی رضا میں پاتا ہے تو کچھ شک نہیں دنیا بھی اس کے پاس آجاتی ہے مگر راحت کے طریق اور ہو جائیں گے۔ وہ دنیا اور اس کی راحتوں میں کوئی لذت اور راحت نہیں پاتا۔ اسی طرح پر انبیاء اور اولیاء کے قدموں پر دنیا کو لا کر ڈال دیا گیا ہے مگر اُن کو دنیا کا کوئی مزہ نہیں آیا کیونکہ اُن کا رُخ اور طرف تھا یہی قانونِ قدرت ہے۔ جب انسان دنیا کی لذت چاہتا ہے تو وہ لذت اسے نہیں ملتی۔ لیکن جب خدا تعالیٰ میں فنا ہو کر دنیا کی لذت کو چھوڑتا ہے اور اس کی آرزو اور خواہش باقی نہیں رہتی تو دنیا ملتی ہے مگر اس کی لذت باقی نہیں رہتی۔ یہ ایک مستحکم اصول ہے اس کو بھولنا نہیں چاہیئے۔ خدا یابی کے ساتھ دنیا یابی وابستہ ہے۔ خدا تعالیٰ بار بار فرماتا ہے کہ جو تقویٰ اختیار کرے گا اُسے تمام مشکلات سے نجات ملے گی اور ایسے طور پر اسے رزق دے گا کہ اُسے علم بھی نہ ہوگا۔ یہ کس قدر برکت اور نعمت ہے کہ ہر قسم کی تنگی اور مشکل سے آدمی نجات پا جاوے اور اللہ تعالیٰ اُس کے رزق کا کفیل ہو۔ لیکن یہ بات جیسا کہ خود اس نے فرمایا تقویٰ کے ساتھ وابستہ ہے اور کوئی امر اس کے ساتھ نہیں بتایا کہ دنیوی مکر و فریب سے یہ باتیں حاصل ہوں گی۔

اللہ تعالیٰ کے بندوں کی علامات میں سے یہ بھی ایک علامت ہے کہ وہ دنیا سے طبعی نفرت کرتے ہیں۔ پس جو شخص چاہتا ہے کہ اللہ تعالیٰ اس سے خوش ہو جاوے اور دنیا اور آخرت کی راحت اُسے مل جاوے وہ یہ راہ اختیار کرے۔ اگر اس راہ کو تو چھوڑتا ہے اور اَور راہیں اختیار کرتا ہے تو پھر ٹکریں مار کر دیکھ لے کہ کچھ بھی حاصل نہیں ہوتا۔ بہت سے لوگ ہوں گے جن کو نصیحت بُری لگے گی اور وہ ہنسی کریں گے لیکن وہ یاد رکھیں کہ آخر ایک وقت آجائے گا کہ وہ اِن باتوں کی حقیقت کو سمجھیں گے اور پھر بول اُٹھیں گے کہ افسوس ہم نے یونہی عمر ضائع کی لیکن اُس وقت کا افسوس کچھ کام نہ دے گا اصل موقع ہاتھ سے نکل جائیگا اور پیغامِ موت آجائیگا" (ملفوظات جلد ہفتم صفحہ ۱۹۵-۱۹۶)

پبلشر مسعود احمد۔ پرنٹر سید عبدالحی۔ مطبع ضیاء الاسلام پریس ربوہ۔ مقامِ اشاعت :۔ دفتر الفضل دار الرحمت غربی ربوہ

Digitized by Khilafat Library Rabwah

روزنامہ الفضل ربوہ
مورخہ ۲۴ ہجرت ۱۳۵۵ہش
۲۴ مئی ۱۹۷۶ء

خدائی بشارتوں کے پورا ہونے کی لازمی شرط

اللہ تعالیٰ جب بھی غلبۂ حق کی غرض سے اپنے کسی مامور کو مبعوث فرماتا ہے تو وہ مامور من اللہ پر ایمان لانے والوں کو ان کی کسمپرسی کی حالت میں کامیابیوں اور کامرانیوں کی بشارتوں سے ضرور نوازتا ہے اور وہ بشارتیں پوری بھی ضرور ہوتی ہیں لیکن ان کا پورا ہونا مومنوں کی مقدور بھر کوششوں اور انتھک جدوجہد پر موقوف ہوتا ہے۔ وہ جب اپنی بساط اور استعداد کے مطابق خدا تعالیٰ کی راہ میں اپنی قربانیوں کو درجۂ کمال تک پہنچا دیتے ہیں تو خدا تعالیٰ کی رحمت جوش میں آتی ہے اور انہیں انتہائی نامساعد اور ناسازگار حالات میں بھی غلبۂ حق کے مقصد میں کامیاب کر دکھاتی ہے۔ یہ کبھی نہیں ہوتا کہ وہ ہاتھ پر ہاتھ دھرے بیٹھے رہیں اور پھر بھی خدا تعالیٰ کامیابیوں اور کامرانیوں کے وعدوں اور بشارتوں کو ان کے حق میں پورا کر دکھائے۔

یہی وجہ ہے کہ سیدنا حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام نے جنہیں اللہ تعالیٰ نے آپ کے آقا و مطاع آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی پیشگوئی کے بموجب اس زمانہ میں احیاء و غلبۂ اسلام کی غرض سے مبعوث فرمایا تھا جہاں اللہ تعالیٰ سے خبر پا کر آپ کے اور آپ کے متبعین کے ذریعہ اسلام کے دنیا میں غالب آنے کی عظیم الشان بشارت دی وہاں ساتھ ہی آپ نے انہیں نہایت زوردار الفاظ میں خبردار فرمایا کہ اگر وہ چاہتے ہیں کہ یہ عظیم الشان بشارت ان کے حق میں پوری ہو تو انہیں اسلام کی خاطر دکھ اٹھانے اور نہ صرف قربانیاں کرنے بلکہ قربانیوں کو انتہا تک پہنچانے کے لئے ہر دم اور ہر آن مستعد اور تیار رہنا پڑے گا۔ اسی لئے آپ نے خدائی حکم کے ماتحت اپنے دعوئ ماموریت کے ساتھ ہی انہیں مخاطب کر کے فرمایا:-

"سچائی کی فتح ہوگی اور اسلام کے لئے پھر اس تازگی اور روشنی کا دن آئے گا جو پہلے وقتوں میں آ چکا ہے اور وہ آفتاب اپنے پورے کمال کے ساتھ پھر چڑھے گا جیسا کہ پہلے چڑھ چکا ہے لیکن ابھی ایسا نہیں۔ ضرور ہے کہ آسمان اسے چڑھنے سے روکے رہے جب تک کہ محنت اور جانفشانی سے ہمارے جگر خون نہ ہو جائیں اور ہم سارے آراموں کو اس کے ظہور کے لئے نہ کھو دیں اور اعزاز اسلام کے لئے ساری ذلتیں قبول نہ کر لیں۔ اسلام کا زندہ ہونا ہم سے ایک فدیہ مانگتا ہے۔ وہ کیا ہے؟ ہمارا اسی راہ میں مرنا۔ یہی موت ہے جس پر اسلام کی زندگی، مسلمانوں کی زندگی اور زندہ خدا کی تجلی موقوف ہے۔" (فتح اسلام صفحہ ۱۵ مطبوعہ ۱۸۹۱ء)

پس ایک وقت ایک عظیم الشان بشارت بھی تھی اور ایک زبردست انتباہ بھی۔ بشارت یہ تھی کہ اسلام کو پھر عروج حاصل ہوگا اور یہ دنیا پر غالب آئے گا اور انتباہ یہ کہ اس بشارت کے پورا ہونے کے لئے آپ کے متبعین کو دکھ اٹھانے اور مصائب سہنے پڑیں گے اور ہر قسم کی قربانیوں کو انتہا تک پہنچانا پڑے گا۔ ان دکھوں اور مصائب میں اور انتہا درجہ کی ان قربانیوں میں وہ مہیب ابتلاء بھی تھے جو ایک قوم کی طرف سے ہی نہیں بلکہ مختلف اقوام کی طرف سے وقفہ وقفہ سے پیش آنا تھے اس لئے آپ نے ان ابتلاؤں کی نوعیت، انکی وسعت اور شدت اور ان کے نتیجہ میں نازل ہونے والی برکات اور حاصل ہونے والی فتوحات سے آگاہ کرتے ہوئے فرمایا:-

"یہ مت خیال کرو کہ خدا تمہیں ضائع کر دیگا۔ تم خدا کے ہاتھ کا ایک بیج ہو جو زمین میں بویا گیا۔ خدا فرماتا ہے کہ یہ بیج بڑھے گا اور پھولے گا اور ہر ایک طرف سے اس کی شاخیں نکلیں گی اور ایک بڑا درخت ہو جائے گا۔ پس مبارک وہ جو خدا کی بات پر ایمان رکھے اور درمیان میں آنے والے ابتلاؤں سے نہ ڈرے کیونکہ ابتلاؤں کا آنا بھی ضروری ہے تا خدا تمہاری آزمائش کرے کہ کون اپنے دعوئ بیعت میں صادق اور کون کاذب ہے۔ وہ جو کسی ابتلاء سے لغزش کھائے گا وہ کچھ بھی خدا کا نقصان نہیں کرے گا اور بدبختی اس کو جہنم تک پہنچائے گی۔ اگر وہ پیدا نہ ہوتا تو اس کے لئے اچھا تھا۔ مگر وہ سب لوگ جو اخیر تک صبر کریں گے اور ان پر مصائب کے زلزلے آئیں گے اور حوادث کی آندھیاں چلیں گی اور قومیں ہنسی اور ٹھٹھا کریں گی اور دنیا ان سے سخت کراہت سے پیش آئے گی وہ آخر فتحیاب ہوں گے اور برکتوں کے دروازے ان پر کھولے جائیں گے۔" (الوصیت)

پس یہ پہلے سے قرار یافتہ ہے کہ ہم دکھ دیئے جائیں اور مصیبتیں اٹھائیں، مصائب کے زلزلے آئیں اور حوادث کی آندھیاں چلیں، ایک قوم ہی نہیں بلکہ قومیں ہم پر ہنسیں اور ٹھٹھا کریں اور دنیا سخت کراہت سے پیش آئے، اعزاز اسلام کے لئے ہم ساری ذلتیں قبول کریں حتیٰ کہ محنت اور جانفشانی سے ہمارے جگر خون ہو جائیں اور یہ سب پہلے سے اس لئے قرار یافتہ ہے کہ تا اس کے بعد برکتوں کے دروازے ہم پر کھلیں اور فتح و نصرت کی بشارتیں ہمارے حق میں پوری ہوں اور اسلام کے لئے پھر اس تازگی اور روشنی کا دن آئے جو پہلے وقتوں میں آ چکا ہے اور اسلام کا وہ آفتاب اپنے پورے کمال کے ساتھ پھر چڑھے جیسا کہ پہلے چڑھ چکا ہے۔ اسی لئے سیدنا حضرت المصلح الموعود خلیفۃ المسیح الثانی رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے بھی ہمیں خدائی بشارتوں کے پورا ہونے کی لازمی شرط یاد دلاتے ہوئے ہمیں خبردار کر دیا تھا اور فرمایا تھا:-

"حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام نے بھی جماعت کو بارہا اس طرف توجہ دلائی ہے کہ اسلام اور احمدیت کی ترقی ہم سے موت کا مطالبہ کرتی ہے۔ اگر ہم یہ خیال کرتے ہیں کہ بغیر ان قربانیوں کے جو صحابہؓ نے کیں یا بغیر ان قربانیوں کے جو سابقہ انبیاء کی امتیں بجا لائیں ہم اپنے مقصود کو حاصل کر لیں گے تو ہم سے زیادہ احمق اور غلطی خوردہ اور کوئی نہیں ہو سکتا۔ اسلام اور احمدیت کی ترقی ہماری قربانیوں کے ساتھ وابستہ ہے اور یہی وہ موت ہے جس میں حقیقی زندگی پائی جاتی ہے۔" (تفسیر کبیر جلد ششم جزو چہارم نصف اول صفحہ ۳۶۲)

پس غلبہ اسلام کے خدائی وعدوں اور بشارتوں کے پورا ہونے سے قبل ابتلاؤں کا آنا اور ہمارا اپنی قربانیوں اور صبر و استقامت کے ذریعہ ان ابتلاؤں میں پورا اترنا ضروری ہے یہی وہ دروازہ ہے جس میں سے ہو کر خدائی برکتیں نازل ہوتی ہیں اور نصرتِ الٰہی ظاہر ہو کر مومنوں کو غلبۂ حق کے مقصد میں فائز المرام کرتی ہے۔ ابتلاؤں اور آزمائشوں میں ہمارا پورا اترنا اس امر کا ایک حتمی ثبوت ہے کہ فتح و اقبال کی روشنیاں جھلک رہی ہیں اور غلبۂ اسلام کی صبحِ صادق ظاہر ہونے والی ہے۔

مری وفا کو کبھی زیبِ داستاں بھی کرو

غمِ بہار کرو فکرِ آشیاں بھی کرو
چمن کی بات کہو ذکرِ باغباں بھی کرو

سکوتِ شب میں کبھی تو پکار کر دیکھو
کبھی تو دیدۂ گریاں کا امتحاں بھی کرو

مزے سے اپنی جفا کے بیاں کرو قصے
مری وفا کو کبھی زیبِ داستاں بھی کرو

دلِ حزیں نے جلائے چراغ یادوں کے
کسی چراغ سے روشن مرا جہاں بھی کرو

درِ حبیب پہ جاؤ کبھی جو ہمسفرو!
تو نذرِ یار مرے دل کا ارمغاں بھی کرو

روش روش پہ پکارو گئی بہاروں کو
جگر کے خون سے تزئینِ گلستاں بھی کرو

دیارِ یار میں گزرے ہوئے حسیں لمحو!
پلٹ سکو تو کبھی مجھ کو شادماں بھی کرو

عبدالمنان ناہید

Digitized by Khilafat Library Rabwah

وقفِ زندگی

مکرم مرزا احمد افضل صاحب شاہد متعلم جامعہ احمدیہ ربوہ

وقفِ زندگی کے معنی ہیں انسان
کا اپنی حیات کا ہر لمحہ خدا تعالیٰ کے لئے
اور اس کی رضا کے حصول میں بسر کرنا
قرآن مجید میں ارشاد باری تعالیٰ ہے

وَلْتَكُنْ مِّنْكُمْ اُمَّةٌ يَّدْعُوْنَ
اِلَى الْخَيْرِ وَيَاْمُرُوْنَ
بِالْمَعْرُوْفِ وَيَنْهَوْنَ
عَنِ الْمُنْكَرِ ۚ وَاُولٰٓئِكَ
هُمُ الْمُفْلِحُوْنَ ۔

(آل عمران)

یعنی تم میں سے ایک گروہ ایسا ہونا چاہیئے جو بھلائی کی طرف بلائے معروف باتوں کی تلقین کرے اور برائیوں سے روکے اور یہی لوگ کامیاب ہونے والے ہیں۔

گویا امت محمدیہ کو یہ خاص فرمان خداوندی ہے کہ اس میں ہر زمانہ میں اور ہر وقت ایک ایسا طبقہ ہو جس کا شغف یہ ہو کہ وہ امر بالمعروف اور نہی عن المنکر کا پرچار کرے اور اس کا مطمح نظر یہ ہو کہ معاشرہ کو خیر اور معروف کے زیور سے آراستہ کرنے اور ایسی حسین فضا قائم کرنے کے لئے مصروف عمل ہو جس میں زبانوں پر تسبیح و تحمید ہو تو دلوں میں خوف خدا بھرا ہوا ہو اور ایسی سوسائٹی ظہور میں آئے جس میں ناپسندیدہ باتوں اور خرافات کا دور سے بھی گذر نہ ہو۔ اور یہ اسی وقت ہو سکتا ہے جبکہ دین کو دنیا پر مقدم کرکے زندگی جیسی متاع عزیز خدا کی راہ میں اس کی رضا کے لئے وقف کر دی جائے اور پھر وقف زندگی کا جو معیار ہونا چاہیئے۔ اس کی راہنمائی قرآن مجید سے یوں ہوتی ہے۔ فرمایا:-

قُلْ اِنَّ صَلَاتِیْ وَنُسُكِیْ
وَمَحْيَایَ وَمَمَاتِیْ لِلّٰهِ
رَبِّ الْعٰلَمِيْنَ

(الانعام ۲۰)

اے رسول تو کہدے کہ میری نماز میری قربانی میرا زندہ رہنا اور میرا مرنا سب اللہ کے لئے ہے جو رب العلمین ہے۔ گویا وقف زندگی میں یہ روح کارفرما ہو کہ میرا ہر عمل خواہ وہ حقوق اللہ سے متعلق ہو یا حقوق العباد سے تعلق رکھتا ہو اس کا بنیادی مقصد رب العلمین خدا کی خوشنودی کا حصول اور اس کے قرب کا وصال ہے۔

مادی دنیا اس وقت اس دوراہے پر کھڑی ہے کہ اپنی عقلی اختراعات وایجادات کے بل بوتہ پر خدائے واحد کو بھلا کر اسی کے دین یعنی اسلام کی مخالفت و معاندت پر تل گئی ہے۔ موجودہ مادی ترقیات کے دور میں اسلام کو بھی ایسے مخلص جانثاروں اور ایسے وفادار فدائیوں کی ضرورت ہے جنکو خدا تعالیٰ نے اعلیٰ قابلیت اور صلاحیت سے نوازا ہے کہ وہ اپنی زندگیاں وقف کریں اور اپنی تمام تر خداداد صلاحیتوں کو بروئے کار لاکر اسلام کی حقانیت اور محمد عربی صلی اللہ علیہ وسلم کی صداقت پر براہین قاطعہ اور دلائل ساطعہ سے ثابت کریں۔ ایسے واقفین کے متعلق حضرت مسیح موعود علیہ السلام نے فرمایا!

"حق یہ ہے کہ جس نے خدا تعالیٰ کی راہ میں اپنی جان کو وقف کر دیا وہ شہید ہو چکا"

(ضمیمہ براہین احمدیہ حصہ پنجم ص ۲۱)

اسی طرح آیت قرآنی

فَمِنْهُمْ مَّنْ قَضٰى نَحْبَهٗ

(۱۰۰۰۰ الخ)

کی تفسیر میں فرمایا

"ان آیات پر غور کرنے سے یہ بات بھی ثابت ہوتی ہے اور یہی اطور پر ظاہر ہوتی ہے کہ خدا تعالیٰ کی راہ میں زندگی کا وقف کرنا جو حقیقت اسلام ہے دو قسم پر ہے ایک یہ کہ خدا تعالیٰ کو ہی اپنا معبود اور مقصود اور محبوب ٹھہرایا جاوے اور اس کی محبت اور خوف اور رضا میں کوئی دوسرا شریک باقی نہ رہے اور اس کی تقدیس و تسبیح اور عبادت اور تمام عبودیت کے آداب اور احکام اور اوامر اور حدود اور آسمانی قضا و قدر کے امور بدل و جان قبول کئے جائیں...

دوسری قسم اللہ تعالیٰ کی راہ میں زندگی وقف کرنے کی یہ ہے کہ اس کے بندوں کی خدمت اور ہمدردی اور چارہ جوئی اور بار برداری اور سچی غمخواری میں اپنی زندگی وقف کر دی جاوے دوسروں کو آرام پہنچانے کے لئے دکھ اٹھاویں اور دوسروں کی راحت کے لئے اپنے پر رنج گوارا کر لیں"

(آئینہ کمالات اسلام)

وقف زندگی وہ عظیم الشان امر ہے جس کی حقیقی روح کو قائم رکھنے سے خدا تعالیٰ خود انسان کا مؤید و محافظ بن جاتا ہے۔ فرشتے اسکی نصرت کے لئے اترتے اور نیک لوگوں کے دلوں میں ان کے لئے ایک محبت۔ قبولیت اور وجاہت ہیبت رکھ دی جاتی ہے۔ پھر اس ضمن میں بعض لوگ یہ سوچتے ہیں کہ زندگی وقف کرنے سے ہمارے بچے کہاں سے کھائیں گے یا ان کا گذارہ کیونکر ہوگا۔ اس پراگندہ خیالی اور وہم کے متعلق حضرت خلیفۃ المسیح الثانی رضی اللہ عنہ کا یہ ارشاد ملاحظہ ہو فرماتے ہیں:-

"ایک اور مشکل جو بسا اوقات کمزور انسان کے قدم کو ڈگمگا دیتی اور اسے اپنے آپ کو قربانیوں کی آگ میں جھونکنے سے روکتی ہے وہ مالی مشکلات ہیں ایک طرف دنیا اپنے پورے حسن کے ساتھ اس کے سامنے کھڑی ہوتی ہے اور دوسری طرف خدا تعالیٰ کا دین اسے آواز دے رہا ہوتا ہے کہ آؤ اور میری مدد کرو وہ دنیا کی طرف جھانکتا ہے تو وہ اسے مال و دولت اور زیب و زینت کے ساتھ آراستہ و پیراستہ نظر آتی ہے اور دنیا کی طرف دیکھتا ہے تو وہاں اسے روپوں کی جھنکار سنائی دیتی۔ یہ دیکھ کر ایک کمزور انسان کا دل ہل جاتا اور وہ کہتا ہے میں خدا کے لئے اپنی زندگی کو کس طرح وقف کر دوں میں نے خدا کے لئے اپنے آپ کو وقف کر دیا تو میں بھوکا مر جاؤں گا میرے بیوی بچے کیا کھائیں گے ہم اپنا معیار زندگی کس طرح قائم رکھ سکیں گے اور اگر یہ لالچ اس کے دل میں غالب آجاتی ہے تو وہ خدا تعالیٰ کے دین کی خدمت سے محروم ہو جاتا ہے ۔ ۔ ۔ ۔ ۔ ۔

پس ان وساوس میں اپنی زندگی مت بسر کرو بلکہ نڈر اور بہادر بن کر خدا تعالیٰ کے دین کی خدمت کے لئے آگے بڑھو"

(تفسیر کبیر جلد ۲ حصہ ۱ صفحہ ۳۶۵)

پس یہ وہ بابرکت کام ہے جس کے سلسلہ میں خدا تعالیٰ انسان کا محسن حقیقی بن جاتا ہے اور وہ خدا تعالیٰ کے پیار کی گود میں اس کی قدرتوں کے جلوے مشاہدہ کرتا ہے۔ پہلے کب اس نے اپنے بندوں کو ضائع کیا کہ اب وہ ضائع کرے گا اور پہلے کب اس کی طرف آنے والے ناکام و نامراد رہے بلکہ اس راہ پہ چلنے سے تو دونوں جنتیں حاصل ہو جاتی ہیں اس دنیا کی بھی اور آخرت کی بھی۔ یہ وہ خدائی تجارت ہے جس میں نفع ہی نفع ہے اور خسارے کا کوئی امکان نہیں۔ مگر شرط یہ ہے کہ ایسے اخلاص و وفا سے خدا کی جناب پر جھکا جائے کہ جس میں کسی قسم کی ریا یا نفس نہ ہو اور ایسے دل کو خدا کے حضور پیش کیا جائے جو ایک منور سینے میں دھڑک رہا ہو اور ایسی طرح کہ سارا نقد زندگی وقف ہو جائے جو آستانہ الوہیت پہ سجدہ ریز ہو۔ یہ بات ہمارے مدنظر ہے کہ اسلام کا تمام ادیان باطلہ پر غالب آنا مقدر ہو چکا ہے اور یہ وہ اٹل قضا ہے جس کا فیصلہ آسمانوں پر عرش کے خدا نے لکھ دیا ہے اور یہ وہ الٰہی نوشتہ ہے جو کبھی ٹل نہیں سکتا۔ خوش بخت اور سعید ہے وہ انسان جو اس غلبہ حق میں شریک ہو کر خدا کی خوشنودی اور پیار کا وارث بنے۔

آخر میں حضرت خلیفۃ المسیح الثانیؓ کے دو ارشاد پیش کرتا ہوں جو ہر احمدی کو مدنظر رکھنے چاہئیں اور کبھی فراموش نہیں کرنے چاہئیں حضور فرماتے ہیں:-

"..... یہ بات بھی اچھی طرح ذہن نشین کر لینی چاہیئے کہ جب اسلام کو سپاہیوں کی ضرورت ہو تو جو شخص طاقت اور اہلیت رکھنے کے باوجود آگے نہیں آتا وہ گنہگار ہے اسلئے جو نوجوان اپنے آپ کو پیش کر سکتے ہیں اور اپنی ذمہ داری کو نباہ سکتے ہیں وہ پیش کریں ایسے نوجوانوں کے لئے خدمت دین اور ثواب حاصل کرنے کا یہ نادر موقعہ ہے۔ ایسا نادر موقعہ کہ جو شاید آئندہ نہ مل سکے۔ انبیاء کے قریب کے زمانہ میں ایسے

(باقی صـ پر)

عقائدِ اسلام کے بارے میں مختصر تشریح

مولانا غلام احمد صاحب فرخ مبلغ انچارج احمدیہ مشن فجی

برادران! میں اس وقت عقائد و ایمانیات کے بارے میں بیان کروں گا۔ اسلام نے جن چیزوں پر ایمان لانا ضروری قرار دیا وہ چھ ہیں۔ چنانچہ اللہ تعالیٰ قرآن کریم میں فرماتا ہے۔

آمَنَ الرَّسُولُ بِمَا أُنْزِلَ إِلَيْهِ مِنْ رَبِّهِ وَالْمُؤْمِنُونَ كُلٌّ آمَنَ بِاللَّهِ وَمَلَائِكَتِهِ وَكُتُبِهِ وَرُسُلِهِ لَا نُفَرِّقُ بَيْنَ أَحَدٍ مِنْ رُسُلِهِ۔

(البقرہ ع ۴۰)

یعنی جو کچھ بھی رسول پر اس کے رب کی طرف سے نازل کیا گیا ہے اس پر وہ خود بھی ایمان رکھتا ہے اور مومن بھی ایمان رکھتے ہیں اور کہتے ہیں کہ ہم اس کے رسولوں میں سے ایک دوسرے کے درمیان کوئی فرق نہیں کرتے:۔

پھر اللہ تعالیٰ قرآن کریم میں فرماتا ہے:۔

إِنَّا كُلَّ شَيْءٍ خَلَقْنَاهُ بِقَدَرٍ

(القمر آیت ۵۰)

یعنی ہم نے ہر چیز کو اندازہ کے مطابق پیدا کیا ہے۔

اسی سلسلہ میں ہمارے پیارے رسول حضرت محمد مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم فرماتے ہیں:۔

الایمان ان تومن باللہ وملئکتہ وکتبہ ورسلہ والیوم الآخر وتومن بالقدر خیرہ وشرہ

یعنی ایمان یہ ہے کہ تو اللہ پر اور اس کے فرشتوں پر اور اس کی کتابوں پر اور اس کے رسولوں پر اور یوم آخر پر اور خدا کی تقدیر خیر و شر پر ایمان لائے۔ اب میں ایمان کی ان چیزوں پر علیحدہ علیحدہ روشنی ڈالتا ہوں۔ پہلی چیز اللہ تعالیٰ پر ایمان لانا ہے۔

سب سے مقدم، اہم، ضروری بنیادی اور مرکزی چیز درحقیقت اللہ تعالیٰ پر ایمان لانا ہی ہے کہ وہی اکیلا سب کا خالق و مالک اور حی و قیوم ہے تمام صفات حسنہ سے متصف ہے اس کا کوئی شریک نہیں۔ نہ کوئی اس کا بیٹا ہے نہ باپ ہے۔ وہ ہمیشہ سے ہے اور ہمیشہ رہے گا۔ وہ ہر جگہ ہے وہ دعاؤں کو سنتا ہے جس سے چاہے اور جب چاہے کلام کرتا ہے۔ وہ قادر ہے جو چاہے کر سکتا ہے۔ بانی سلسلہ احمدیہ حضرت مرزا غلام احمد مسیح موعود علیہ السلام نے کیا ہی خوب فرمایا ہے

قدرت سے اپنی ذات کا دیتا ہے حق ثبوت
اس بے نشاں کی چہرہ نمائی یہی تو ہے
جس بات کو کہے کہ کروں گا یہ میں ضرور
ٹلتی نہیں وہ بات خدائی یہی تو ہے

دوسری چیز فرشتوں پر ایمان لانا ہے:۔

فرشتے خدا تعالیٰ کی وہ مخلوق ہیں جو موجود تو ہیں مگر وہ ظاہری آنکھوں سے نظر نہیں آتے ان کا وجود روحانی ہے اللہ تعالیٰ نے تمام عالموں اور جہانوں کا نظام چلانے کے لئے ان کو منتظم اعلیٰ مقرر فرمایا ہے۔ اللہ تعالیٰ اور اس کے رسولوں اور برگزیدہ بندوں کے درمیان کلام الٰہی لانے کا ذریعہ بھی فرشتے ہیں

تیسری چیز ایمان بالکتب ہے:۔

اللہ تعالیٰ نے اپنی منشاء ظاہر کرنے کے لئے اپنے رسولوں پر جو کلام نازل فرمایا ہم اس پر ایمان رکھتے ہیں۔ جب سے انسان پیدا ہوا ہے اللہ تعالیٰ نے اسی وقت سے اس کی ہدایت کا انتظام بھی فرمایا ہے۔ اب ہم قرآن کریم پر ایمان لاتے ہیں کیونکہ اللہ تعالیٰ کی آخری شرعی کتاب ہے اس سے پہلے تمام کتابیں قرآن کریم کے ذریعہ اللہ تعالیٰ نے منسوخ کر دی ہیں۔ قرآن کریم کو جزواً یا کلاً کوئی اور کتاب منسوخ نہیں کر سکتی۔ قرآن کریم ہی رہتی دنیا تک تمام بنی نوع انسان کی رہنمائی کرتا رہے گا۔

چوتھی چیز رسولوں پر ایمان لانا ہے:۔

یہ اللہ تعالیٰ کے وہ پاک بندے ہیں جن کو اللہ تعالیٰ نے اپنے کلام و الہام اور وحی سے نوازا۔ وہ ہر زمانہ اور ہر قوم میں آتے رہے اور اللہ تعالیٰ کے احکام کی تبلیغ کر کے انسانوں کی ہدایت کا موجب بنتے رہے۔ ان سب کے سردار اور سب میں سے افضل ہمارے پیارے رسول محمد مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم ہیں۔ حضرت مسیح موعود علیہ السلام نے ایک شعر میں کیا ہی خوب فرمایا ہے

سب پاک ہیں پیمبر اک دوسرے سے بہتر
لیک از خدائے برتر خیر الوریٰ یہی ہے

یعنی رسول سب کے سب پاک مقدس اور معصوم ہیں اور ایک دوسرے سے بہتر ہیں مگر میں خدا تعالیٰ کی قسم کھا کر کہتا ہوں کہ ان سب کے سردار محمد مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم ہی ہیں۔

پانچویں چیز یوم الآخر پر ایمان لانا ہے:۔

کہ مرنے کے بعد اللہ تعالیٰ انسان کو زندگی بخشے گا اور اس کے ایمان اور اعمال کے مطابق صحیح بدلہ اسے دے گا۔ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم فرماتے ہیں:۔

الدنیا مزرعۃ الآخرۃ

یعنی یہ دنیوی زندگی آخرت کی زندگی کی کھیتی ہے جو کچھ اس دنیا میں انسان کمائے گا۔ اسی کے مطابق آخرت کی زندگی میں پائے گا۔

چھٹی چیز تقدیر خیر و شر پر ایمان لانا ہے:۔

اس سے یہ مراد ہے کہ اللہ تعالیٰ نے ہر چیز کے لئے قاعدہ قانون اور اصول اور اندازہ مقرر کر چھوڑا ہے۔ ہر عمل کا بھی یہی حال ہے۔ جیسا کوئی کام کرتا ہے اس کا ضرور بدلہ مل جاتا ہے یہی تقدیر عام ہے جو ہر جگہ کارفرما ہے۔ مگر جب اللہ تعالیٰ اپنے نبیوں اور برگزیدہ بندوں کی مدد کرنا چاہتا ہے تو تقدیر عام کو تبدیل کر کے اپنی تقدیر خاص جاری فرماتا ہے۔ معجزات یہی ہوتے ہیں۔

الغرض یہی چھ چیزیں ہیں جن پر ایمان لانا ضروری ہے۔ بالآخر دعا ہے کہ اللہ تعالیٰ محض اپنے فضل سے ہمیں سچا، پختہ اور کامل ایمان نصیب کرے۔ آمین

بقیہ صفحہ (۳)

مواقع مل سکتے ہیں مگر جب فتوحات حاصل ہو جائیں تو پھر ایسے مواقع نہیں مل سکتے۔"

(الفضل ۹ اکتوبر ۱۹۴۳ء بحوالہ مشعل راہ)

نیز فرمایا:۔

"تم بھی ایک عظیم الشان کام کے لئے کھڑے ہوئے ہو۔ پس اس روح کو قائم رکھنا۔ اسے زندہ رکھنا اور ایسے نوجوان جو پہلوں سے زیادہ جوشیلے ہوں پیدا کرنا تمہارا کام ہے۔ ۔ ۔ ۔ پس دعاؤں میں لگے رہو اور اپنے کام کو ترقی دیتے رہو۔ ۔ ۔ کیونکہ تم ازلی و ابدی خدا کے بندے ہو اسلئے ابد تک اس نور کو جو تمہارے سپرد کیا گیا ہے قائم رکھو اور جھنڈے کو دنیا میں پھیلاتے چلے جاؤ۔ یہاں تک کہ ساری دنیا محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کا کلمہ پڑھنے لگ جائے اور یہ دنیا بدل جائے اور خدا تعالیٰ کی بادشاہت جو آسمان پر ہے زمین پر بھی آ جائے"

(الفضل ۵ دسمبر ۱۹۵۵ء بحوالہ مشعل راہ)

اللہ تعالیٰ ہمیں حضور کے ارشادات پر عمل پیرا ہو کر دین کی زیادہ سے زیادہ خدمت کی توفیق عطا فرمائے۔ آمین

اعلان دارالقضاء

مکرمہ ریشم بی بی صاحبہ محلہ دارالنصر وسطی ربوہ نے درخواست دی ہے کہ میرے خاوند مکرم محمد ابراہیم صاحب فائق وفات پا چکے ہیں قطعہ ۱۳۴/۱۷ واقع محلہ دارالنصر مشترکہ طور پر عبدالرزاق صاحب اور میرے خاوند مرحوم کے نام الاٹ ہے۔

استدعا ہے کہ قطعہ ۱۳۴/۱۷ واقع محلہ دارالنصر میں سے میرے خاوند مرحوم کے حصہ زمین میرے اور مرحوم کے درج ذیل ورثاء کے نام بحصص شرعیہ منتقل کرنے کا فیصلہ صادر فرما دیں (۱) عبدالرشید صاحب مبشر (۲) عبدالحمید صاحب خلیل (۳) عبداللطیف صاحب اختر (۴) عبدالقدیر صاحب کوکب (۵) عبدالمجید صاحب طارق پسران مرحوم (۶) حمیدہ اختر صاحبہ دختر مرحوم

اگر کسی وارث وغیرہ کو اس پر کوئی اعتراض ہو تو تیس یوم تک اطلاع دی جاوے۔

(ناظم دارالقضاء ربوہ)

Digitized by Khilafat Library Rabwah

Digitized by Khilafat Library Rabwah

وصایا

ضروری نوٹ:۔

مندرجہ ذیل وصایا مجلس کارپرداز صدر انجمن احمدیہ ربوہ کی منظوری سے قبل اس لئے شائع کی جارہی ہیں کہ اگر کسی صاحب کو ان وصایا میں سے کسی وصیت کے متعلق کسی جہت سے کوئی اعتراض ہو تو دفتر بہشتی مقبرہ کو پندرہ دن کے اندر اندر تحریری طور پر ضروری تفصیل سے آگاہ فرمائیں۔

(سیکرٹری مجلس کارپرداز ربوہ)

مسل نمبر ۲۲۵۳۳

میں شمیم اختر زوجہ رحمت اللہ قریشی صاحب قوم قریشی پیشہ خانہ داری عمر ۴۰ سال پیدائشی احمدی ساکن لائلپور بقائمی ہوش وحواس بلاجبر واکراہ آج بتاریخ ۱۱/۳/۷۴ حسب ذیل وصیت کرتی ہوں۔ میری موجودہ جائیداد حسب ذیل ہے۔

۱۔ حق مہر بذمہ خاوند ۔/۱۰۰۰ روپے

۲۔ زیور طلائی وزنی ایک تولہ مالیتی ۔/۵۰۰ روپے

میں اپنی مندرجہ بالا جائیداد کے ۱/۱۰ حصہ کی وصیت بحق صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ کرتی ہوں۔ اگر اس کے بعد کوئی جائیداد یا آمد پیدا کروں تو اس کی اطلاع مجلس کارپرداز کو کردی جائے گی اور اس پر بھی یہ وصیت حاوی ہوگی۔ نیز میری وفات پر میرا جو ترکہ ثابت ہو اس کے بھی ۱/۱۰ حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ ہوگی۔ میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے منظور فرمائی جائے۔

الامۃ۔ شمیم اختر B/886 سول لائنز غلام محمد آباد۔ صدر بازار لائلپور شہر

گواہ شد۔ شیخ عبداللطیف وصیت ۷۲۱۸ لائلپور۔

گواہ شد۔ منور احمد وصیت ۲۱۹۵۷

مسل نمبر ۲۲۵۳۴

میں شاہد لطیف مرزا ولد محمد لطیف مرزا صاحب قوم مغل پیشہ طالب علم عمر ۲۰ سال پیدائشی احمدی ساکن مغلپورہ لاہور بقائمی ہوش وحواس بلاجبر واکراہ آج بتاریخ ۱۵/۱/۷۶ حسب ذیل وصیت کرتا ہوں۔ میری جائیداد اس وقت کوئی نہیں۔ میری ماہوار آمد اس وقت ۔/۲۵ روپیہ بصورت جیب خرچ ہے۔ میں تازیست اپنی ماہوار آمد کا جو بھی ہوگی کے ۱/۱۰ حصہ کی وصیت بحق صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ کرتا ہوں اور اگر کوئی جائیداد اسکے بعد پیدا کروں تو اس کی اطلاع مجلس کارپرداز کو کردی جائے گی اور اس پر بھی یہ وصیت حاوی ہوگی۔ نیز میری وفات پر میرا جو ترکہ ثابت ہو اس کے بھی ۱/۱۰ حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ ہوگی۔ میری یہ وصیت تاریخ تحریر وصیت سے نافذ فرمائی جائے۔

العبد۔ شاہد لطیف مرزا B/3 سوئیکارنو بازار مغلپورہ لاہور۔

گواہ شد۔ محمود احمد سیکرٹری مال حلقہ مغلپورہ لاہور وصیت ۱۹۹۲۸۔

گواہ شد۔ ملک مظفر احمد صدر موصیان مغلپورہ لاہور۔

مسل نمبر ۲۲۵۳۵

میں میاں عبدالسمیع ولد میاں عبدالحکیم صاحب قوم ناگی راجپوت پیشہ کاروبار عمر ۱۹ سال پیدائشی احمدی ساکن گنج مغلپورہ لاہور۔ بقائمی ہوش وحواس بلاجبر واکراہ آج بتاریخ ۶/۴/۷۴ حسب ذیل وصیت کرتا ہوں۔ میری جائیداد اس وقت کوئی نہیں میری ماہوار اس وقت ۔/۱۰۰ روپیہ بصورت جیب خرچ ہے میں تازیست اپنی ماہوار آمد کا جو بھی ہوگی کے ۱/۱۰ حصہ کی وصیت بحق صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ کرتا ہوں اور اگر کوئی جائیداد اس کے بعد پیدا کروں تو اس کی اطلاع مجلس کارپرداز کو کردی جائے گی اور اس پر بھی یہ وصیت حاوی ہوگی نیز میری وفات پر میرا جو ترکہ ثابت ہو اس کے بھی ۱/۱۰ کی مالک صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ ہوگی۔ میری یہ وصیت تاریخ تحریر وصیت سے نافذ فرمائی جائے۔

العبد۔ عبدالسمیع ۵/۶ مسجد احمدیہ گنج مغلپورہ لاہور۔

گواہ شد۔ غلام رسول وصیت ۴۳۴۰ صدر حلقہ گنج مغلپورہ لاہور۔

گواہ شد۔ غلام محمد پرویز وصیت ۱۱۰۷۲ گنج مغلپورہ لاہور۔

مسل نمبر ۲۲۵۳۶

میں ملک مجیب اللہ خان ولد ملک محمد فقیر اللہ خان صاحب مرحوم قوم ککے زئی پیشہ ملازمت عمر ۳۰ سال پیدائشی احمدی ساکن ناظم آباد کراچی۔ بقائمی ہوش وحواس بلاجبر واکراہ آج بتاریخ ۴/۴/۷۴ حسب ذیل وصیت کرتا ہوں۔ میری جائیداد اس وقت کوئی نہیں میرا گزارہ ماہوار آمد پر ہے جو اس وقت ۔/۳۰۶ روپیہ ہے میں تازیست اپنی ماہوار آمد کا جو بھی ہوگی کے ۱/۱۰ حصہ کی وصیت بحق صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ کرتا ہوں۔ اور اگر کوئی جائیداد اس کے بعد پیدا کروں تو اس کی اطلاع مجلس کارپرداز کو کردی جائیگی اور اس پر بھی یہ وصیت حاوی ہوگی۔ نیز میری وفات پر میرا جو ترکہ ثابت ہو اس کے بھی ۱/۱۰ حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ ہوگی۔ میری یہ وصیت تاریخ تحریر وصیت سے نافذ فرمائی جائے۔

العبد۔ ملک محمد مجیب اللہ خان 2/9/C III ناظم آباد کراچی ۱۸۔

گواہ شد۔ قریشی فصیح الدین احمد صدر جماعت احمدیہ اقبال ٹاؤن کراچی۔

گواہ شد۔ عبداللطیف ولد حاجی زین العابدین صاحب مرحوم ناظم آباد۔ کراچی ۱۸۔

مسل نمبر ۲۲۵۳۷

میں صداقت ملک بنت ملک محمد فقیر اللہ خان صاحب قوم ککے زئی پیشہ ملازمت عمر ۲۴ سال پیدائشی احمدی ساکن ناظم آباد کراچی بقائمی ہوش وحواس بلاجبر واکراہ آج بتاریخ ۱۲/۳/۷۴ حسب ذیل وصیت کرتی ہوں۔ میری جائیداد اس وقت کوئی نہیں میرا گزارہ ماہوار آمد پر ہے جو اس وقت ۔/۴۰۰ روپیہ ہے میں تازیست اپنی ماہوار آمد کا جو بھی ہوگی کے ۱/۱۰ حصہ کی وصیت بحق صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ کرتی ہوں۔ اور اگر کوئی جائیداد اس کے بعد پیدا کروں تو اس کی اطلاع مجلس کارپرداز کو کردی جائے گی اور اس پر بھی یہ وصیت حاوی ہوگی نیز میری وفات پر میرا جو ترکہ ثابت ہو اس کے بھی ۱/۱۰ حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ ہوگی۔ میری یہ وصیت تاریخ تحریر وصیت سے نافذ فرمائی جائے۔

الامۃ۔ صداقت ملک بنت ملک محمد فقیر اللہ خان صاحب 2/9/C III ناظم آباد کراچی ۱۸۔

گواہ شد۔ قریشی فصیح الدین احمد صدر جماعت احمدیہ اقبال ٹاؤن کراچی ۱۸۔

گواہ شد۔ ملک نصر اللہ خان ولد ملک فقیر اللہ خان صاحب مرحوم ناظم آباد کراچی۔

مسل نمبر ۲۲۵۳۸

میں نعمت بی بی بیوہ چوہدری مہدی خان صاحب قوم راجپوت پیشہ خانہ داری عمر ۵۷ سال ساکن دارالرحمت شرقی ربوہ ضلع جھنگ بقائمی ہوش وحواس بلاجبر واکراہ آج بتاریخ ۷/۱/۷۶ حسب ذیل وصیت کرتی ہوں۔ میری موجودہ جائیداد حسب ذیل ہے۔

۱۔ حق مہر وصول شدہ ۳۲/۲۵ روپے

۲۔ زیور طلائی وزنی ایک تولہ مالیتی ۔/۵۰۵ روپے

۳۔ سلائی مشین سیکنڈ ہینڈ مالیتی ۔/۸۵ روپے۔

۴۔ نقدی مبلغ ۔/۴۰۰۰ روپے

میں اپنی مندرجہ بالا جائیداد کے ۱/۱۰ حصہ کی وصیت بحق صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ کرتی ہوں۔ اگر اس کے بعد کوئی جائیداد یا آمد پیدا کروں تو اس کی اطلاع مجلس کارپرداز کو کردی جائے گی اور اس پر بھی یہ وصیت حاوی ہوگی۔ نیز میری وفات پر میرا جو ترکہ ثابت ہو اس کے بھی ۱/۱۰ حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ ہوگی۔

اس وقت مجھے مبلغ ۔/۱۰۰۰ روپے سالانہ آمد بصورت از بھتیجے ہے میں تازیست اپنی سالانہ آمد کا ۱/۱۰ حصہ داخل خزانہ صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ کرتی رہوں گی۔ میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے منظور فرمائی جائے۔

الامۃ۔ نعمت بی بی ۵/۶ عبدالشکور جاوید صاحب دارالرحمت شرقی الف ربوہ۔

گواہ شد۔ عبدالجبار خان وصیت ۱۲۲۵۵ دارالرحمت شرقی ربوہ۔

گواہ شد۔ محمد افضل ولد چوہدری عبدالعزیز صاحب دارالنصر شرقی ربوہ۔

مسل نمبر ۲۲۵۳۹

میں مبارکہ پروین زوجہ ملک نصیر اللہ خان صاحب قوم ککے زئی پیشہ ملازمت عمر ۲۴ سال پیدائشی احمدی ساکن ناظم آباد کراچی بقائمی ہوش وحواس بلاجبر واکراہ آج بتاریخ ۱۶/۳/۷۴ حسب ذیل وصیت کرتی ہوں۔ میری موجودہ جائیداد حسب ذیل ہے۔

۱۔ حق مہر بذمہ خاوند ۔/۲۰۰۰ روپے

۲۔ زیور طلائی ایک تولہ تین ماشے مالیتی ۔/۷۲۰ روپے۔

میں اپنی مندرجہ بالا جائیداد کے ۱/۱۰ حصہ کی وصیت بحق صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ کرتی ہوں۔ اگر اس کے بعد کوئی جائیداد یا آمد پیدا کروں تو اس کی اطلاع مجلس کارپرداز کو کردی جائے گی اور اس پر بھی یہ وصیت حاوی ہوگی۔ نیز میری وفات پر میرا جو ترکہ ثابت ہو اس کے بھی ۱/۱۰ حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ ہوگی۔

اس وقت مجھے مبلغ ۔/۲۵۰ روپے ماہوار آمد بصورت ملازمت ہے۔ میں تازیست اپنی ماہوار آمد کا جو بھی ہوگی ۱/۱۰ حصہ داخل خزانہ صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ کرتی رہوں گی۔ میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے منظور فرمائی جائے۔

الامۃ۔ مبارکہ پروین زوجہ ملک نصیر اللہ خان صاحب 2/9/C III پاپوش نگر ناظم آباد کراچی ۱۸۔

گواہ شد۔ قریشی فصیح الدین احمد صدر جماعت احمدیہ اقبال ٹاؤن کراچی۔

گواہ شد۔ ملک نصیر اللہ خان (خاوند موصیہ) ناظم آباد کراچی۔

الفضل میں اشتہار دیکر اپنی تجارت کو فروغ دیجئے۔!

(منیجر الفضل)

Digitized by Khilafat Library Rabwah

مذہب کی جان اس کا خلاصہ اور اسکی رُوح صرف دُعا ہی ہے

مگر دُعا صرف اِسی کا نام نہیں کہ اِنسان مُنہ سے ایک بات کہہ دے اور سمجھ لے کہ دُعا ہوگئی

سیدنا حضرت المصلح الموعود رضی اللہ تعالیٰ عنہ سورۃ الفرقان کی آیت قُلْ مَا یَعْبَؤُا بِکُمْ رَبِّیْ لَوْلَا دُعَآؤُکُمْ کی تفسیر کرتے ہوئے فرماتے ہیں :-

"یہ خدا تعالیٰ کی اپنی آواز تھی جس کے ذریعہ رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم آگے بڑھے اور آپؐ کے ساتھ ہی آپؐ کے وابستگان دامن بھی بڑھتے چلے گئے۔ جیسے اگر کوئی شخص گھوڑے پر سوار ہو تو اُس کا کوٹ اور پاجامہ اور دوسرے کپڑے بھی ساتھ ہی سوار ہو جاتے ہیں۔ پھر صحابہ رضؓ نے یہاں تک ترقی کی کہ قیصر و کسریٰ کے خزائن مسلمانوں کے قبضہ میں آئے اور وہ بڑے بڑے ملکوں کے بادشاہ بن گئے۔ یہ بھی لَوْلَا دُعَآؤُکُمْ کی صداقت کا ہی ظہور تھا کیونکہ رسول کریم صلے اللہ علیہ وسلم کی بعثت خدا تعالیٰ کے فضل کے نتیجہ میں ہوئی۔ اور پھر جب آپ بڑھے تو آپ کے وابستگانِ دامن بھی ساتھ ہی ترقی کر گئے۔ یہی حکمت ہے جس کی بناء پر اللہ تعالیٰ نے کُوْنُوْا مَعَ الصّٰدِقِیْنَ (توبہ ع ۱۵) کی تاکید فرمائی ہے کیونکہ جب صادقین کے لئے اللہ تعالیٰ کی رحمت کا پھاٹک کھُلتا ہے تو ساتھ ہی ان کی معیّت اختیار کرنے والے بھی داخل ہو جاتے ہیں۔

پھر لَوْلَا دُعَآؤُکُمْ کے دوسرے معنے یہ ہیں کہ لولا تضرعکم الیہ یعنی اگر تم اُس کو نہ پکارو اور اُس کے حضور گریہ و بکا نہ کرو اور عجز اور انکسار کے ساتھ اُس کے آگے جُھک کر یہ نہ کہو کہ الٰہی ہمارا تو کوئی حق نہیں اگر تُو ہم پر احسان کر دے تو تیری ذرّہ نوازی ہے تو اللہ تعالیٰ کو تمہاری کیا پرواہ ہے۔

حقیقت یہ ہے کہ مذہب کی جان اور اس کا خلاصہ اور اس کی رُوح اگر کوئی چیز ہے تو وہ صرف دعا ہی ہے مگر دعا اِس امر کا نام نہیں کہ انسان صرف مُنہ سے ایک بات کہہ دے اور سمجھ لے کہ دعا ہو گئی۔ دعا اللہ تعالیٰ کے حضور پگھل جانے کا نام ہے۔ دعا ایک موت اختیار کرنے کا نام ہے۔ دعا تذلّل اور انکسار کا مجسّم نمونہ بن جانے کا نام ہے۔ جو شخص صرف رسمی طور پر مُنہ سے چند الفاظ دُہراتا چلا جاتا ہے اور تذلّل اور انکسار کی حالت اس کے اندر پیدا نہیں ہوتی۔ جس کا دل اور دماغ اور جس کے جسم کا ہر ذرّہ دعا کے وقت محبّت کی بجلیوں سے تھرتھرا نہیں جاتا وہ دعا سے تمسخر کرتا ہے۔ وہ اپنا وقت ضائع کر کے خدا تعالیٰ کا غضب مول لیتا ہے۔ پس ایسی دعا مت کرو جو تمہارے گلے سے نکل رہی ہو اور تمہارا اندر اس کے مقابل پر کوئی کیفیت پیدا نہ ہو وہ دعا نہیں بلکہ الٰہی قہر کو بھڑکانے کا ایک شیطانی آلہ ہے۔ جب تم دعا کرو تو تمہارا ہر ذرّہ خدا تعالیٰ کے جلال کا شاہد ہو۔ تمہارے دماغ کا ہر گوشہ اس کی قدرتوں کو منعکس کر رہا ہو اور تمہارے دل کی ہر کیفیت اس کی عنایتوں کا لُطف اٹھا رہی ہو تب اور صرف تب تم دعا کرنے والے سمجھے جا سکتے ہو۔ یہ کیفیت پیدا ہونی بظاہر مشکل نظر آتی ہے مگر جس شخص کے ایمان کی بنیاد عشقِ الٰہی پر ہو اس کے لئے اس سے زیادہ آسان اور کوئی شئے نہیں بلکہ اسکی طبیعت کا یہ کیفیت ایک خاصہ بن جاتی ہے اور وہ ہر وقت اس سے لطف اندوز ہو رہا ہوتا ہے۔ ایسے انسان کو یہ ضرورت نہیں ہوتی کہ وہ الگ جا کر اور مصلّی پر بیٹھ کر دعائیں کرے بلکہ وہ خلوت و جلوت میں دعا کر رہا ہوتا ہے۔ اور جب اس کی زبان پر اور اور کلام جاری ہوتے ہیں اور اس کی آنکھوں کے آگے اور اور نظارے پھر رہے ہوتے ہیں اس کی روح اپنے مالک و خالق کے عتبۂ رحمت پر گری ہوئی اپنے لئے اور ساری دُنیا کے لئے طلبگارِ رحمت ہو رہی ہوتی ہے۔"

(تفسیر کبیر سورۃ الفرقان صفحہ ۱۸۸، صفحہ ۱۸۹)

دعائے مغفرت

خاکسار کی نانی محترمہ رسولاں بی بی صاحبہ بیوہ میاں غلام رسول صاحب مرحوم مورخہ ۱۳ مئی ۱۹۷۶ء بروز جمعرات بقضائے الٰہی انتقال کر گئیں۔ انّا للّٰہ و انّا الیہ راجعون۔

مرحومہ نہایت سادہ طبع اور عبادت گزار تھیں۔ اپنے بچّوں کو بھی ہمیشہ ادائیگی نماز کی تلقین کرتیں۔ انہوں نے ایک لمبا عرصہ تکالیف کا صبر و رضا کے جذبہ سے برداشت کیا۔ احباب سے درخواست ہے کہ مرحومہ کی مغفرت اور پسماندگان کے لئے صبرِ جمیل کی دعا فرمائیں۔

مرحومہ نے اپنے پیچھے ایک بیٹا یادگار چھوڑا ہے جو شادی شدہ ہے۔ اللہ تعالیٰ ان کے بیٹے کو نیک اور خادمِ دین بنائے اور ثمراتِ حسنہ سے نوازے۔ آمین

(محمود احمد منیب مربّی سلسلہ احمدیہ مقیم بھکر ضلع میانوالی)

دعائے نعم البدل

عزیزم مکرم قریشی مبارک احمد صاحب مولوی فاضل شاہد مربّی سلسلہ عالیہ احمدیہ مقیم سکھر کے ہاں ۱۶ مئی ۱۹۷۶ء کو بچہ مُردہ حالت میں پیدا ہوا تھا۔ عزیز کی اِس سے پہلے بھی ایک بچی فوت ہو چکی ہے۔

جملہ احباب سے درخواست ہے کہ دعائے نعم البدل فرمائیں۔ نیز عزیز کی اہلیہ کی صحتِ کاملہ و عاجلہ کے لئے بھی دعا کی درخواست ہے۔

قریشی عبد الرحمٰن عفی اللہ عنہ

امیر جماعت ہائے احمدیہ اضلاع سکھر و جیکب آباد سندھ

درخواستِ دُعا

خاکسار کی بڑی بیٹی عزیزہ فضیلت منیر اہلیہ عزیزم منیر احمد خواجہ مقیم مغربی جرمنی بچی (زرینہ منیر) کی ولادت کے سلسلہ میں ہسپتال میں داخل تھی۔ نومولودہ کی صحت تو خدا کے فضل سے ٹھیک ہے لیکن اس کی والدہ کا ایک پھیپھڑا اپنے بڑے بھائی مظفر حسین کی اچانک وفات کے صدمہ کے باعث کسی قدر متأثر ہو گیا ہے اِس لئے اسے علاج کے لئے بڑے ہسپتال میں داخل کر دیا گیا ہے۔

بزرگانِ سلسلہ اور دیگر احباب سے دعا کی دردمندانہ درخواست ہے کہ اللہ تعالیٰ اپنے فضل سے عزیزہ کو شفائے کامل عطا فرمائے۔ آمین

(کیپٹن ملک خادم حسین فیکٹری ایریا ربوہ)

شکریۂ احباب

میرے والد محترم قریشی غلام قادر صاحب مرحوم کی وفات پر مجھے بہت سے عزیز و اقارب اور دوستوں کے خطوط موصول ہوئے ہیں میں ان احباب کو فرداً فرداً جواب ارسال کرنے سے قاصر ہوں لہذا بذریعہ اخبار الفضل ان سب احباب کا شکریہ ادا کرتا ہوں اور ان کے لئے دعا گو ہوں۔

خاکسار حاجی عبد القادر

ڈیسنٹ کلاتھ ہاؤس صدر بازار، اوکاڑہ

رجسٹرڈ نمبر ایل ۵۲۵۴